حکمتِ سید مودودیؒ

تحریکِ اسلامی کا مزاج اور طریقِ کار

(ادارہ)

تحریکِ اسلامی اپنا ایک خاص مزاج رکھتی ہے اور اس کا ایک مخصوص طریقِ کار ہے، جس کے ساتھ دوسری تحریکوں کے طریقے کسی طرح جوڑ نہیں کھاتے۔ جو لوگ اب تک مختلف قومی تحریکوں میں حصہ لیتے رہے ہیں اور جن کی طبیعتیں انہیں کے طریقوں سے مانوس رہی ہیں، انہیں اس جماعت میں آکر اپنے آپ کو بہت کچھ بدلنا ہوگا۔ جلسے اور جلوس، جھنڈے اور نعرے، یونیفارم اور مظاہرے، ریزولیوشن اور ایڈریس، بے لگام تقریریں اور گرما گرم تحریریں۔ اور اس نوعیت کی تمام چیزیں اُن تحریکوں کی جان ہیں، مگر اس تحریک کے لیے سمِ قاتل ہیں۔ یہاں کا طریقِ کار قرآن اور سیرتِ محمدی اور صحابہ کی سیرتوں سے سیکھیے اور اس کی عادت ڈالیے۔ آپ کو زبان یا قلم یا مظاہروں سے عوام پر سحر نہیں کرنا ہے کہ ان کے ریوڑ کے ریوڑ آپ کے پاس آجائیں اور آپ انہیں ہانکتے پھریں۔ آپ کو ان میں حقیقتِ اسلامی کی معرفت پیدا کرنی ہے، اور عرفانِ حقیقت کے بعد ان میں یہ عزم پیدا کرنا ہے کہ اپنی انفرادی زندگی اور گردوپیش کی اجتماعی زندگی کو اس حقیقت کے مطابق بنائیں اور جو کچھ باطل ہو اُس کو مٹانے میں جان و مال کی بازی لگا دیں۔ لوگوں کے اندر یہ گہری تبدیلی ساحری اور شاعری سے پیدا نہیں ہوا کرتی۔ آپ میں سے جو مقرر ہوں وہ پچھلے اندازِ تقریر کو بدلیں اور ذمہ دار مومن کی طرح جچی تُلی تقریر کی عادت ڈالیں۔ اور جو محرر ہیں انہیں بھی غیر ذمہ دارانہ اندازِ تحریر کو بدل کر اُس آدمی کی سی تحریر اختیار کرنی چاہیے جو لکھتے وقت احساس رکھتا ہے کہ اُسے اپنے ایک ایک لفظ کا حساب دینا ہے۔ (روئداد، حصہ اوّل، ص ۴۹)